۹۔ مراٹھوں کی جنگِ آزادی

شیواجی مہاراج کے انتقال کے بعد مراٹھوں نے چھترپتی سنبھاجی مہاراج، چھترپتی راجارام مہاراج اور مہارانی تارابائی کی قیادت میں سوراج کے تحفظ کے لیے مغلوں سے زبردست لڑائی لڑی۔ ستائیس برسوں کی اس طویل لڑائی کو 'مراٹھوں کی جنگِ آزادی' کہا جاتا ہے۔ بے شمار مشکلات پر قابو پاکر مراٹھوں نے مغلوں سے لڑتے ہوئے فتح حاصل کی۔ یہ جنگِ آزادی بھارت کی تاریخ کا ایک ولولہ انگیز اور روشن عہد ہے۔ اس سبق میں ہم اس جنگِ آزادی کا مطالعہ کرنے والے ہیں۔

یہاں لفظ 'مراٹھا' کے معنی 'مراٹھی بولنے والے' اور 'مہاراشٹر کے رہنے والے لوگ' ہیں۔

آئیے، عمل کرکے دیکھیں

میں سنبھاجی راجا بول رہا ہوں .... سنبھاجی راجے کا کردار نبھا کر اداکاری کیجیے۔

سنبھاجی راجا

چھترپتی سنبھاجی مہاراج : سنبھاجی مہاراج شیواجی مہاراج کے بڑے بیٹے تھے۔ وہ ۱۴؍مئی ۱۶۵۷ء کو پرندر کے قلعے میں پیدا ہوئے تھے۔ شیواجی مہاراج کے بعد سنبھاجی چھترپتی بنے۔ اس وقت مراٹھوں کی مغلوں سے لڑائی جاری تھی۔ ایسی حالت میں شہنشاہ اورنگ زیب کے بیٹے شہزادہ اکبر نے اپنے والد کے خلاف بغاوت کردی۔ شہنشاہ نے اس بغاوت کو فرو کردیا۔ اس کے بعد شہزادہ اکبر جنوب میں سنبھاجی مہاراج کی پناہ میں آگئے۔ انھیں شکست دینے کے لیے خود شہنشاہ اورنگ زیب ۱۶۸۲ء میں جنوبی بھارت آئے۔ ان کے ساتھ بے شمار فوج اور طاقتور توپ خانہ تھا۔ انھوں نے جنجیرہ کے سدیوں کو بھی مراٹھوں کے خلاف معرکہ آرا ہونے کو کہا۔ پرتگالیوں کو بھی انھوں نے اپنے ساتھ ملا لیا جس کی وجہ سے سنبھاجی کو ایک ساتھ کئی دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا۔

سنبھاجی مہاراج کی کارکردگی شیواجی مہاراج کے بعد مراٹھوں کی جنگِ آزادی کا پہلا مرحلہ تھا۔ شیواجی نے اپنے دَور میں ہی انھیں لشکری مہموں اور ملکی کام کاج سنبھالنے کی تعلیم دی تھی۔ عمر کے چودھویں برس سے ہی وہ ملکی کام کاج اور فوجی معاملات میں عمل دخل رکھتے تھے۔ ولی عہدی کے زمانے میں ہی وہ مغلوں اور عادل شاہی کے کئی علاقوں پر حملے کرچکے تھے۔ ان کی فوجی مہارت کا ذکر کرتے ہوئے فرانسیسی سیاح 'ایبے کیرے' لکھتا ہے، ''یہ ولی عہد کم سن ہوتے ہوئے بھی حوصلہ مند اور اپنے باپ کے شایانِ شان بہادر ہے۔''

سنبھاجی کے چھترپتی بننے کے بعد مغلوں سے مراٹھوں کی لڑائی میں شدت آگئی۔ شہنشاہ اورنگ زیب کا مقصد کابل سے کنیا کماری تک مغلوں کا اقتدار قائم کرنا تھا۔ اپنی عظیم فوجی اور مالی طاقت کے بل بوتے پر مراٹھوں کی حکومت ختم کردینا ان کا خواب تھا۔ لیکن سنبھاجی مہاراج نے اپنی بہادری اور جنگی مہارت سے اس خواب کو پورا نہ ہونے دیا۔ ان کی فوج کی ٹکڑیاں مغل علاقوں پر حملے کرتی تھیں۔ شہنشاہ کے فوجی طویل عرصے تک کوشش کرنے کے باوجود ناشک کے نزدیک مراٹھوں کے رام سیج قلعے کو حاصل نہیں کرپائے۔ اس طرح سنبھاجی نے اورنگ زیب کو تنگ کردیا تھا۔ طیش میں آکر انھوں نے عہد کیا کہ ''سنبھاجی کو

شکست دینے تک میں عمامہ نہیں پہنوں گا۔"

کیا آپ جانتے ہیں؟

مراٹھوں کے قلعے حاصل کرلینے پر ان کی حکومت کا خاتمہ ہوجائے گا، اس خیال کے تحت اورنگ زیب نے ناشک کے نزدیک رام سیج قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ اورنگ زیب کی فوج کی تعداد بہت زیادہ تھی اور مراٹھوں کی فوج کی تعداد کم لیکن مراٹھوں نے قلعہ بچانے کی انتہائی کوشش کی۔ محاصرہ پانچ سال تک چلا۔ مٹھی بھر مراٹھا فوج کی یہ ہمت بے مثال تھی۔ اورنگ زیب کو اس بات کا احساس ہوا کہ مراٹھوں سے لڑنا نہایت مشکل ہے۔

سِدّیوں کے خلاف مہم :

جنجیرہ کے سدی مراٹھا حکومت کے لیے مشکلیں پیدا کرتے رہتے تھے۔ وہ حملے کرکے آتش زنی، لوٹ کھسوٹ اور زیادتی کیا کرتے تھے۔ سبھاسد نے ان کا ذکر یوں کیا ہے، "گھر میں جیسے چوہے، ملک میں ویسے سدی۔" سنبھاجی مہاراج نے ۱۶۸۲ء میں سدیوں کے خلاف مہم شروع کی۔ انھوں نے سدیوں کے دنڈاراج پوری کے قلعے کا محاصرہ کیا اور جنجیرہ پر بھی توپوں سے زبردست حملہ کیا لیکن اسی دوران مغلوں کی فوج نے سوراج پر حملہ کردیا جس کی وجہ سے سنبھاجی کو جنجیرہ کی مہم ادھوری چھوڑ کر واپس آنا پڑا۔

پرتگالیوں کے خلاف مہم :

گوا کے پرتگالیوں نے سنبھاجی کے خلاف مغلوں سے مصالحت کرلی تھی جس کی وجہ سے سنبھاجی نے ان کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے ۱۶۸۳ء میں پرتگالیوں کی ریوونڈا بندرگاہ پر حملہ کردیا۔ جواباً پرتگالیوں نے گوا کی سرحد پر مراٹھوں کے قلعے پھونڈا کا محاصرہ کرلیا۔ مراٹھوں نے محاصرہ توڑ کر گوا پر چڑھائی کردی۔ اس لڑائی میں یساجی کنک نے بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اس لڑائی میں پرتگالی گورنر بھی زخمی ہوگیا۔ اُسے پسپا ہونا پڑا۔ سنبھاجی نے اس کا پیچھا کیا۔ پرتگالی بڑی مصیبت میں پڑ گئے۔ اسی دوران سنبھاجی کو مغلوں کے جنوبی کوکن پر حملہ کرنے کی خبر ملی۔ اس لیے انھیں گوا کی ہاتھ آئی فتح کو چھوڑ کر مغلوں کا مقابلہ کرنے کے لیے واپس ہونا پڑا۔

عادل شاہی اور قطب شاہی حکومتوں کا خاتمہ :

اورنگ زیب کو مراٹھوں کے خلاف کامیابی نہیں مل پا رہی تھی۔ اس لیے انھوں نے یہ مہم ملتوی کردی۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا رُخ عادل شاہی اور قطب شاہی حکومتوں کی طرف موڑا اور ان حکومتوں کو فتح کرلیا۔ ان دونوں حکومتوں کی دولت اور فوج مغلوں کے ہاتھ آ جانے کی وجہ سے ان کی قوت میں اضافہ ہوگیا۔ اس کے بعد مغلوں نے دوبارہ مراٹھوں کو شکست دینے کے لیے کمر باندھ لی۔ انھوں نے سوراج کے علاقوں پر چاروں طرف سے حملے کیے۔ مغل فوج کا مقابلہ کرتے ہوئے سپہ سالار ہمبیر راؤ موہیتے مارے گئے جس کی وجہ سے سنبھاجی کی فوجی قوت کمزور ہوگئی۔

سنبھاجی مہاراج کا ملکی کام کاج :

سنبھاجی مہاراج نے جنگوں کی گہما گہمی میں ملکی کام کاج کی طرف سے کبھی لاپروائی نہیں برتی۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کے زمانے سے جاری نظامِ انصاف اور محصول کو قائم رکھا۔ انھوں نے سوراج کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے ساتھ ساتھ رعایا کو تکلیف دینے والے وطن داروں کو سخت سزائیں دیں۔ مہارانی یسوبائی کو حکومتی کام کاج سنبھالنے کا اختیار دیا۔ ان کے نام کی مہر تیار کردی۔ رعایا کی فلاح سے متعلق شیواجی مہاراج کی حکمتِ عملیوں کو انھوں نے برقرار رکھا۔

سنبھاجی مہاراج سنسکرت کے ساتھ کئی زبانیں جانتے تھے۔ انھوں نے کتابیں بھی لکھیں۔ سیاست پر قدیم بھارتی کتابوں کا مطالعہ کرکے انھوں نے اپنی کتاب 'بُودھ بھوشن' میں

اس کا نچوڑ پیش کیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سنبھاجی مہاراج نے 'بودھ بھوشن' نامی کتاب سنسکرت زبان میں لکھی۔ اس کے دوسرے باب میں سیاست پر بحث کی گئی ہے جس میں راجا کی علامتیں، سربراہ، ولی عہد، ان کی تعلیم اور کام، راجا کے مشیر، قلعے اور قلعوں کا ساز و سامان، فوج، راجا کے فرائض، جاسوسی کا نظام وغیرہ جیسے موضوعات پر معلومات دی گئی ہے۔

سنبھاجی مہاراج کی موت:

اورنگ زیب پوری طاقت سے سنبھاجی مہاراج کو شکست دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ انھوں نے کولھاپور علاقے کے لیے مقرب خان کا تقرر کیا۔ مقرب خان کو کوکن کے علاقے سنگمیشور میں سنبھاجی مہاراج کی موجودگی کی اطلاع ملی۔ انھوں نے وہاں چھاپہ مار کر سنبھاجی مہاراج کو گرفتار کر لیا۔ بادشاہ کے سامنے لائے جانے کے بعد سنبھاجی مہاراج نہایت بے باکی سے پیش آئے۔ پھر بادشاہ کے حکم سے ۱۱/ مارچ ۱۶۸۹ء کو انھیں سزائے موت دے دی گئی۔ مراٹھوں کے اس چھترپتی نے بڑی خودداری اور صبر وتحمل سے موت کو گلے لگا لیا۔ ان کی قربانی سے تحریک پا کر مراٹھوں نے مغلوں کے خلاف جنگ میں شدت پیدا کر دی۔

چھترپتی راجارام

مہاراج : راجا رام مہاراج شیواجی مہاراج کے دوسرے بیٹے تھے۔ وہ ۲۴/ فروری ۱۶۷۰ء کو قلعہ رائے گڑھ میں پیدا ہوئے تھے۔ سنبھاجی مہاراج کی موت کے

چھترپتی راجارام مہاراج

بعد انھیں چھترپتی بنایا گیا۔ اورنگ زیب کو محسوس ہونے لگا کہ اب مراٹھوں کے علاقوں پر قبضہ کرنے کا خواب پورا ہو سکتا ہے۔ اس لیے انھوں نے رائے گڑھ کے قلعے کا محاصرہ کرنے کے لیے ذوالفقار خان کو روانہ کیا۔ اس وقت راجارام مہاراج، ان کی بیوی مہارانی تارا بائی، سنبھاجی مہاراج کی بیوی یسوبائی اور بیٹا شاہو رائے گڑھ قلعے میں ہی تھے۔ ان سب کا ایک ہی جگہ ہونا خطرے سے خالی نہیں تھا لیکن یسوبائی نے اس موقع پر بے مثال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے کسی بھی حالت میں مغلوں کے قبضے میں نہ جانے کا فیصلہ کرتے ہوئے رائے گڑھ قلعے پر کچھ اہم سیاسی فیصلے کیے جن کے مطابق یہ طے پایا کہ راجارام مہاراج رائے گڑھ کے محاصرے سے باہر نکل جائیں اور ضرورت پڑنے پر دور دراز کے مقام جنجی چلے جائیں۔ اسی طرح یہ بھی طے کیا گیا کہ مہارانی یسوبائی اپنی قیادت میں رائے گڑھ کی لڑائی جاری رکھیں۔ یسوبائی نے اپنے بیٹے کو چھترپتی نہ بناتے ہوئے راجا رام کو چھترپتی بنانے کا فیصلہ کیا۔ ان کا یہ فیصلہ سوراج سے ان کی محبت اور اپنے مفاد کی قربانی کی عمدہ مثال ہے۔ انھوں نے اپنے بیٹے کی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے مراٹھوں کے چھترپتی کی حفاظت کو ترجیح دی۔

آئیے، تلاش کریں!

بھارت کے نقشے میں جنجی تلاش کیجیے۔

راجارام مہاراج کا جنجی کی طرف کوچ:

۵/ اپریل ۱۶۸۹ء کو راجا رام مہاراج اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ رائے گڑھ کا محاصرہ توڑ کر نکل جانے میں کامیاب ہوگئے۔ انھوں نے جنوبی بھارت میں جنجی جانے کا فیصلہ کیا۔ جنجی کا قلعہ نہایت مضبوط اور ناقابلِ تسخیر تھا۔ مغلوں کے لیے اس قلعے پر قبضہ کرنا آسان نہ تھا۔ راجارام مہاراج اپنے بھروسے مند ساتھیوں پرلھاد نراجی، کھنڈو بلّاڑ اور روپاجی بھونسلے وغیرہ کے ساتھ جنجی پہنچ گئے۔

مراٹھوں کی پیش رفت :

مغل طاقت کے سامنے رائے گڑھ کو طویل مدت تک بچا پانا مشکل تھا۔ نومبر ۱۶۸۹ء میں مغلوں نے رائے گڑھ پر قبضہ کرلیا اور مہارانی یسوبائی اور شاہو کو قید کرلیا۔ جنجی جاتے ہوئے راجا رام مہاراج نے مغلوں سے مقابلے کی ذمہ داری رام چندر پنت اماتیہ، شنکراجی نارائن سچیو، سنتاجی گھورپڑے اور دھناجی جادھو کو سونپی تھی۔

مراٹھوں کے لیے یہ ہنگامی حالات تھے۔ اورنگ زیب نے مراٹھا سرداروں کو وطن اور جاگیریں دے کر اپنی طرف کرلیا تھا۔ راجا رام مہاراج نے مغلوں کو مات دینے کے لیے وہی چال چلی۔ انھوں نے اطمینان دلایا کہ جو سردار مغل علاقہ جیتے گا اسے وہ علاقہ بطور جاگیر بخش دیا جائے گا۔ اس اطمینان دلانے کے بعد کئی بہادر سردار سامنے آئے۔ انھوں نے زوردار طریقے سے مغل علاقوں پر حملے کرنا شروع کردیے۔ مغل فوج کو پسپا کردیا۔ اس کام میں دھناجی اور سنتاجی پیش پیش تھے۔ ان کے غیر متوقع حملوں اور گوریلا جنگی چالوں کی وجہ سے مغلوں کے لیے اپنے بھاری بھرکم توپ خانے اور دیگر وسائل کو استعمال کرنا مشکل ہوگیا۔ مراٹھوں نے اپنے قبضے میں زیادہ قلعے، علاقے اور خزانہ نہ ہوتے ہوئے بھی مغلوں کی حالت ابتر کردی۔ ایک مرتبہ تو سنتاجی گھورپڑے اور وِٹھوجی چوہان بادشاہ کے خیمے پر اچانک حملہ کرکے اُس پر لگا ہوا سونے کا کلس کاٹ کر لے آئے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دھناجی سے مغل فوجی اتنا ڈرتے تھے کہ گھوڑا اگر پانی پیتے ہوئے بدک جاتا تو وہ اس سے پوچھتے : کیا تجھے پانی میں دھناجی دِکھائی دیتا ہے؟

جنجی کا محاصرہ :

رائے گڑھ فتح کرنے کے بعد مغل شہنشاہ اورنگ زیب نے ذوالفقار خان کو جنوب میں جنجی پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ انھوں نے جنجی کا محاصرہ کرلیا۔ مراٹھوں نے جنجی کے قلعے کو تقریباً آٹھ برسوں تک بچائے رکھا۔ سنتاجی اور دھناجی نے محاصرہ کرنے والی مغل فوج پر باہر سے حملے کیے۔ آخرکار راجا رام مہاراج جنجی کے محاصرے کو توڑ کر مہاراشٹر واپس آگئے۔ اس کے بعد ذوالفقار خان نے جنجی کا قلعہ فتح کرلیا۔

راجا رام مہاراج کی واپسی کی وجہ سے مراٹھوں کے جوش میں اضافہ ہوگیا۔ انھوں نے مغلوں کے قبضے والے خاندیش، برار اور باگلان کے علاقوں پر چڑھائی کردی۔ راجا رام مہاراج نے اپنی ذہانت اور سیاسی بصیرت کے بل بوتے پر سنتاجی اور دھناجی جیسے سیکڑوں مراٹھے تیار کیے تھے اور ان میں سوراج کی حفاظت کا جذبہ پیدا کرکے قابلِ قدر کارنامہ انجام دیا لیکن اس سب کے باوجود ۲/ مارچ ۱۷۰۰ء کو معمولی بیماری کے بعد سینھ گڑھ میں راجارام مہاراج کی موت ہوگئی۔

راجا رام مہاراج اعلیٰ فکر کے حامل اور لوگوں سے میل جول رکھنے والے نرم دل انسان تھے۔ انھوں نے مراٹھا حکومت کے قابل اور باصلاحیت لوگوں کو جمع کیا۔ ان میں اتحاد اور بیداری پیدا کی۔ سنبھاجی مہاراج کی موت کے بعد تقریباً گیارہ برسوں تک انھوں نے اورنگ زیب کا نہایت بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ نہایت مشکل حالات میں سوراج کی حفاظت راجا رام مہاراج کا قابلِ قدر کارنامہ ہے۔

'ریاست' کے مصنف جی۔ ایس۔ سردیسائی نے چھترپتی راجارام کا ذکر کرتے ہوئے ان کے لیے 'مستحکم و مضبوط عقل والا' صفت کا استعمال کیا ہے۔ ان کا یہ بیان مکمل طور پر صحیح اور بامعنی ہے۔

آیئے، کرکے دیکھیں!

اپنے قریبی علاقوں میں مختلف النوع قابلِ ذکر کارنامے انجام دینے والی خواتین سے ملاقات کیجیے۔

مہارانی تارابائی:

چھترپتی راجا رام مہاراج کی موت کے بعد اورنگ زیب کو محسوس ہوا کہ انھوں نے لڑائی جیت لی ہے لیکن صورتِ حال اس کے برعکس تھی۔ اورنگ زیب یکے بعد دیگرے لڑائیاں جیت

مہارانی تارابائی

رہے تھے لیکن وہ جنگ نہیں جیت پا رہے تھے۔ انتہائی ناسازگار حالات میں سوراج کی قیادت کی ذمہ داری راجا رام مہاراج کی بیوی مہارانی تارابائی کے کندھوں پر آن پڑی۔

مغل تاریخ نویس خافی خان نے مہارانی تارابائی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: ''وہ (تارابائی) ذہین اور ہوشیار تھی۔ فوج کا انتظام اور حکومتی کام کاج کے معاملات میں اس نے اپنے شوہر کی زندگی میں ہی بڑا نام کمایا تھا۔''

چھترپتی راجا رام مہاراج کی موت کے بعد مہارانی تارابائی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے انتہائی ناسازگار حالات میں سوراج کی جدوجہد کو جاری رکھا۔ اورنگ زیب نے مراٹھوں سے ستارا اور پنہالا چھینا تو مراٹھوں نے مغلوں کے مدھیہ پردیش، گجرات کے علاقوں پر حملہ کیا۔ تارابائی نے جنگ کے میدان کا دائرہ وسیع کر دیا۔

کرشنا جی ساونت، کھنڈے راؤ دابھاڑے، دھنا جی جادھو، نیما جی شندے جیسے سردار مہاراشٹر کے باہر مغلوں سے لڑنے لگے۔ اس جنگ میں پانسہ پلٹ جانے کی علامات نظر آنے لگی تھیں۔

مہارانی تارابائی نے سات برسوں تک لڑتے ہوئے اپنی حکومت قائم رکھی۔ سارا کام کاج اپنے ہاتھوں میں رکھ کر سرداروں کو اپنے ساتھ جوڑے رکھا۔ مہاراشٹر، سِرونج، مندسَور اور مالوہ تک مراٹھا سردار مغلوں کو ٹکر دینے لگے۔ خافی خان نے لکھا ہے، ''راجا رام کی بیوی تارابائی نے بے مثال ہنگامہ کیا جس سے اس کی فوجی قیادت اور فوجی مہم سے متعلق اس کی مہارت کا پتا چلتا ہے۔ اسی وجہ سے مراٹھوں کی ہنگامہ آرائی اور ان کے حملے دن بدن بڑھتے چلے گئے۔''

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہارانی تارابائی نے چھاپہ مار دستے کا نہایت عمدہ طریقے سے استعمال کیا۔ اورنگ زیب کی فوج کے مقابلے میں مراٹھا طاقت نہایت کم تھی۔ اورنگ زیب قلعہ جیتنے کے لیے قلعے کا محاصرہ کر لیتے تھے۔ جہاں تک ممکن ہوسکا مراٹھے مقابلہ کرتے رہے۔ موسم باراں کے آتے ہی مراٹھا قلعہ دار باغی ہوگیا، ایسا ظاہر کرکے اورنگ زیب سے رشوت لے کر قلعہ انھیں دے دیتے۔ قلعہ دار رشوت کی رقم مراٹھا خزانے میں جمع کر دیتے۔ اورنگ زیب کے قلعہ پر دولت، اناج، گولہ بارود کا ذخیرہ کرتے ہی تارابائی وہ قلعہ دوبارہ حاصل کرلیتیں۔ تارابائی کی اس جنگی چال کا ذکر 'سیف ڈپازٹ لاکر سسٹم' کے طور پر کیا گیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

تارابائی کا ذکر کرتے ہوئے ’شیو بھارت‘ کے مصنف پرمانند کے بیٹے شاعر دیودت نے لکھا ہے:

”تارابائی رام رانی / بھدرا کالی غضب ناک ہوئی
دہلی ہوگئی ویران / اس کی چمک کھوگئی
رام رانی بھدرکالی / میدان میں ہوئی غضب ناک
کوششوں کا وقت آیا / مغلو! اب سنبھل جاؤ“

اس طرح مہارانی تارابائی نے چھتری شیواجی مہاراج کے ورثے کو آگے بڑھایا۔

مراٹھوں کے جارحانہ حملوں کی وجہ سے اورنگ زیب پریشان ہوگئے۔ مسلسل پچیس برسوں تک مغل-مراٹھا کشمکش چلتی رہی لیکن مغل مراٹھوں کو زیر نہیں کر پائے۔ اسی حالت میں ۱۷۰۷ء میں شہنشاہ اورنگ زیب کا احمد نگر میں انتقال ہوگیا۔

اورنگ زیب کے انتقال کے ساتھ ہی مراٹھوں کی جنگِ آزادی کا بھی اختتام ہوگیا۔

مراٹھوں کی جنگِ آزادی گویا مغلوں کے اقتدار کی توسیع اور مراٹھوں کے دل میں آزادی کی خواہش کے درمیان مقابلہ تھا جس میں مراٹھوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ بعد کے زمانے میں اورنگ زیب کے انتقال کے بعد پیدا ہونے والے سیاسی خلا کو پُر کرنے کے لیے مراٹھے متحرک رہے۔ دہلی کے تخت پر قابو پاتے ہوئے انھوں نے تمام بھارت کا کام کاج دیکھا اور اس کی حفاظت بھی کی۔ اس لیے اٹھارھویں صدی کو مراٹھوں کی صدی مانا جاتا ہے۔ اس صدی میں مراٹھوں کی کارکردگی کی تاریخ کا مطالعہ ہم اگلے اسباق میں کریں گے۔

بھوسلے گھرانے کا شجرہ

مالوجی راجے
↓
شاہ جی راجا
(۱۵۹۴ء سے ۱۶۶۴ء)
↓
- سنبھاجی
- چھترپتی شیواجی (۱۶۳۰ء سے ۱۶۸۰ء)
  - چھترپتی سنبھاجی (۱۶۵۷ء سے ۱۶۸۹ء)
    ↓ چھترپتی شاہو مہاراج (۱۶۸۲ء سے ۱۷۴۹ء)
    ↓ چھترپتی رام راجا (متبنّیٰ ۱۷۵۰ء سے ۱۷۷۷ء)
  - چھترپتی راجارام (۱۶۷۰ء سے ۱۷۰۰ء)
    - چھترپتی شیواجی (تارابائی کا بیٹا)
      ↓ رام راجا (ستارا گدی کا متبنّیٰ)
    - چھترپتی سنبھاجی (راجس بائی کا بیٹا)
- وینکوجی

مشق

(۱) مناسب متبادل منتخب کیجیے :

۱۔ اورنگ زیب ....کی وجہ سے تنگ آ گئے تھے۔

(i) شہزادہ اکبر (ii) چھترپتی سنبھاجی مہاراج

(iii) چھترپتی راجارام مہاراج

۲۔ بادشاہ کے خیمے کا سونے کا کلس کاٹ کر لانے والے

(i) سنتاجی اور دھناجی

(ii) سنتاجی گھورپڑے اور وِٹھوجی چوہان

(iii) کھنڈو بلّاڑ اور روپاجی بھونسلے

۳۔ گوا کی لڑائی میں بہادری دِکھانے والا

(i) یساجی کنک (ii) نیماجی شندے

(iii) پرلھادنراجی

(۲) سبق سے تلاش کر کے لکھیے :

۱۔ سنبھاجی مہاراج کو جنجیرہ کی مہم ادھوری چھوڑ کر واپس کیوں آنا پڑا؟

۲۔ سنبھاجی مہاراج نے پرتگالیوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیوں کیا؟

۳۔ راجارام مہاراج نے جنجی جاتے ہوئے سوراج کی حفاظت کی ذمہ داری کسے سونپی تھی؟

۴۔ مہارانی تارابائی کی بہادری کا ذکر شاعر دیودت نے کن الفاظ میں کیا ہے؟

(۳) وجوہات لکھیے :

۱۔ اورنگ زیب نے اپنا رُخ عادل شاہی اور قطب شاہی کی طرف موڑا۔

۲۔ سنبھاجی کی موت کے بعد مغلوں سے زوردار مقابلہ کرنے کے لیے مراٹھے تیار ہو گئے۔

۳۔ مہارانی یسوبائی کی قیادت میں رائے گڑھ کی مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

سرگرمی :

بھارت کے نقشے میں گوا، بیجاپور، گولکنڈہ، جنجی، احمد آباد، احمد نگر کے مقامات دِکھائیے۔

***

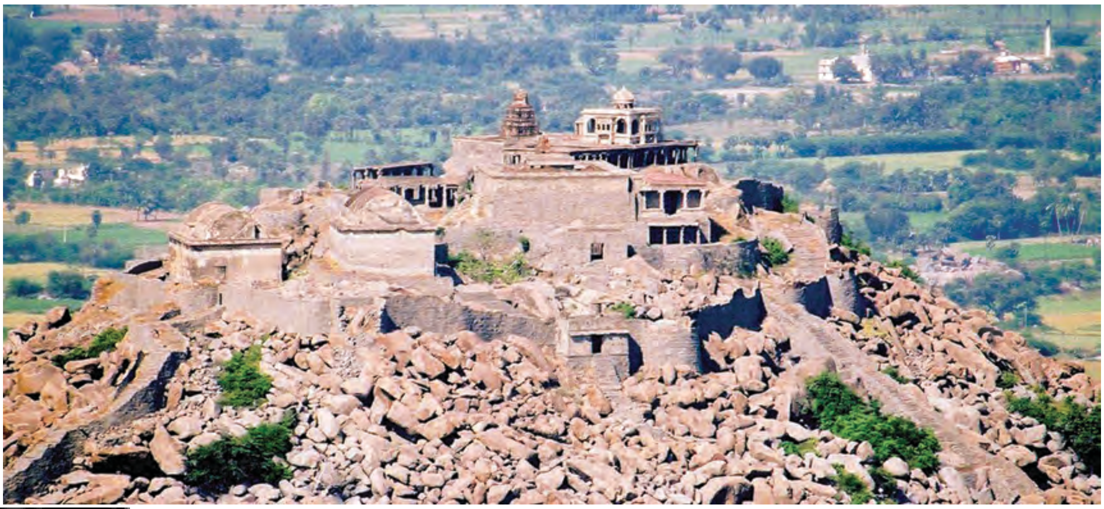

جنجی کا قلعہ

61CE2D